شیعیت اور خارجیت کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام اور اجتہاد، تابعین اور تبع تابعین کی بات چلی ہے۔ خاصی محنت سے اسلامی قانون کی دفعہ وار تدوین کا تفصیلی تذکرہ لکھا گیا ہے۔ پھر خلق قرآن اور جبر و اختیار کی تاریخی بحثوں کے ساتھ حکمتِ اسلامی میں آمیزش کا قصہ چھیڑا ہے اور معتزلہ، علم الکلام اور جماعت الاخوان الصفا پر کلام کیا گیا ہے۔ آگے تصوّف اور باطنیت کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ اور وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے نظریات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ پھر فتنۂ قادیانیت کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ آگے بہت اہم حصّہ آتا ہے جبکہ مؤلف نے مغربی مادّیت کے ظہور اور اس کے مقابلے میں مسلمانوں میں چند بڑا حیائے اسلام کے ابھار کا تذکرہ کیا گیا ہے یہاں سے پھر کتاب کا سارا زور تحریک تجدید و احیا پر صرف ہوتا ہے۔ کیونکہ دراصل یہی حاصل مباحث ہے۔ اس سلسلے میں سید احمد بریلوی شہید، علی گڑھ کی تحریک، جماعتِ اسلامی کی تحریک کا تذکرہ بطور خاص کیا گیا ہے۔ اس موقع پر علامہ اقبال اور سید مودودی کے سوانحی خاکے بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ساری بحث کو اس مضمون میں سمٹایا گیا ہے کہ اسلام کا مدعا کیا ہے؟ (WHAT ISLAM STANDS FOR) اس کے بعد کا آخری مضمون ماحصل (CONCLUSION) جو مقصدِ کتاب کو واضح کرتا ہے، بہت دلچسپ ہے۔

مؤلف نے اپنی تحریروں میں جہاں جہاں دوسروں سے استفادہ کیا ہے صفحات کے حاشیے میں حوالے دیے ہیں۔ نیز خاتمۂ کتاب پر کتابیات (BIBLIOGRAPHY) کا بھی اندراج کیا ہے اور اسماء و اعلام کا انڈکس بھی شامل کیا ہے۔

حسب روایت ہم مجبور ہیں کہ کتاب کی اصل بحثوں سے زیادہ تعرض نہ کریں۔ اجمالاً ہم یہی رائے دے سکتے ہیں کہ یہ ایک قابلِ قدر کتاب ہے جس میں بہت تفصیل طلب مباحث کو بڑی مہارت سے سکیڑ دیا گیا ہے۔

اصلاح انقلاب امت (جلد دوم)
از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی غفرلہ
مجلد تقطیع کلاں صفحات ۲۲۲ قیمت ۴/۲ روپے
ناشر ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴

اس کتاب میں مولینا اشرف علی تھانوی مرحوم نے عقائد و عبادات اور دیگر معاشرتی و عائلی مسائل کے متعلق رائج الوقت بدعات اور غلط فہمیوں پر گرفت کی ہے اور ہر مسئلے کو حنفی فقہ کے مطابق واضح کر دیا ہے۔ روزمرّہ مسائل میں عام آدمی کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ لمبی چوڑی علمی کتابیں کھنگالے۔ ایسی ضرورت کے لیے یہ کتاب بہترین ہے۔